مشرق و مغرب کے طرز تعلیم و نتائج کا تقابلی مطالعہ

ریاض الدین احمد☆

مطالعہ اور عمل کا تعلیمی کردار اسلاف سے چلا آرہا ہے مگر حالیہ دور میں اس کو نئے نئے تکنیکی انداز سے پیش کیا جارہا ہے، ہم یہاں آپ کو ایک حقیقت سے باخبر کرنا چاہتے ہیں کہ ایک چیز ہوتی ؟ فیکٹر (Factor) دوسری چیز ہوتی ؟ ایکٹر (Actor) عام طور پر یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں صرف اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے، اثر ڈالنے کی نہیں، لیکن عرصہ سے ہمارا تعلیمی نظام چاہے مدارس عربیہ کا ہو یا انگریزی اسکولوں کا، اسی غلط فہمی کا شکار ہے، مغرب نے اپنے بچوں کو عمل کرنا، اثر ڈالنا اور مطالعہ میں ڈوب جانا سکھایا اس لئے وہ تعلیمی دنیا کے صف اول میں داخل ہوگئے، اس کے برخلاف ہم آمادی کے بعد قیود علم و عمل بھی آزاد ہوگئے۔

میں چند مثالیں پیش کررہا ہوں اس سے اندازہ ہوگا کہ ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کو اوائل عمر سے ہی مطالعہ اور عمل کے میدان میں کس طرح داخل کیا جاتا ہے، اور یہاں ہمارے بچے ابھی کتنا پیچھے ہیں۔

ذوق مطالعہ:

برٹش اسکول کی ایک لڑکی کو میں نے دیکھا جو سینئر کیمرج (Seniar Cambrise) کا امتحان دینے والی تھی اس کے پاس تقریباً سو کتابوں کی لائبریری تھی کتابیں متنوع عنوانات پر تھیں یہاں تک کہ ایک کتاب ۲ ہزار پہلیوں کی بھی تھی یہ بھی اپنے یوم

☆

پیدائش کے تحفوں میں کتابیں ہی لینا پسند کرتی تھی امتحان کا نتیجہ یا تو اس کا ۱۱ یا ۱۴ جتنے بھی مضامین تھے سب میں ڈسٹنکشن (Distinction) آیا اور ایک مضمون میں اس کو اسکور (Score) سو فیصد تھا۔

اس درجہ کے طلباء کو وہاں ریسرچ پروجکٹ (تحقیقی مقالہ نویسی) دیئے جاتے ہیں، ایسے پروجلیکٹ جو زندگی سے بہت قریب ہوں، اسی لڑکی کے پاس ایک پروجکٹ پارکنگ لاٹ میں آنے والی کاروں کے بارے مس ے تھا، میں نے جب اس پروجیکٹ کا خاکہ دیکھا جولڑکی نے تیار کیا تھا تو میں حیرت میں پڑ گیا، کیونکہ میں نے تو ایسا خاکہ اس وقت تیار کیا تھا جب میں گورنمنٹ آف انڈیا کی ریسرچ پروگرامس کا ایک پروجیکٹ کرر ہا تھا، اس وقت میں پرنسپل ہو چکا تھا۔

ایک واقعہ:

میرے ایک ساتھی انگریزی کے ایم اے تھے اور پڑھتے بہت تھے انگریزی لٹیچر پر ان کو بڑا عبو تھا، آئی سی ایس کے امتحان میں شریک ہوئے انٹرویو آلہ آباد میں ہوا ایک انگریز ٹنکر (Tinker) نامی چیئر مین تھا، ان کو انگریزی لٹریچر کا ایم اے دیکھ کر سوالات کی بھرمار کردی اور وج جواب یہ دیتے اس کو غلط کہتا اور اس کی تنقیص کرتا لیکن انہیں اپنے مطالعہ پر اعتماد تھا اس لئے مرعوب نہیں ہوئے اور اپنے جواب کے حق میں دلائل پیش کرتے رہے۔ آخر میں جھنجھلا کر کہا کہ ایسے نامعقول جوابات میں نے کبھی نہیں سنے تھے، انٹرویو ختم ہوگیا، واپس آئے تو ان کا منھ لٹکا ہوا تھا کہنے لگے کہ ٹنکر سے جھگڑا ہو گیا، اس نے میرے دلائل کو نہیں مانا اور جھلا گیا لیکن جب نتیجہ آیا تو ان کا نام کامیابوں کی فہرست میں تھا اور معلوم ہوا کہ انٹرویوں میں ان کو دو سو نمبر سے دو سو نمبر ملے تھے مطالعہ پر اعتماد کی یہ ایک زندہ مثال ہے۔

مطالعہ استاذ کا حق ہے:

کسی وقت الہٰ آباد کے ٹریننگ کالج میں ایک سیمنار ہو رہا تھا اس میں امریکہ کے کسی پرائمری اسکول کا ایک ٹیچر شریک تھا، وہ تھا تو عمرانیات کا طالب علم مگر سائنس، فلسفہ،

تواریخ لٹریچر وغیرہ پر اسے وثوق سے بولتا تھا کہ ہمارے یہاں ماہرین اساتذہ بھی حیرت زدہ ہو گئے اس کے برخلاف ہمارا استاد تو اپنے مضمون پر بھی اعتماد اور وثوق سے گفتگو نہیں کرسکتا، وہ بے چارہ تو اسی دن سے تارک مطالعہ ہو جاتا ہے جس دن سے ملازمت کا پروانہ اس کو ملتا ہے، اور ہمارے پرائمری اسکول کا استاذ تو اپنے مضامین سے بھی بے بہرہ ہوتا ہے، اخبار تک پڑھنا اسے گوارا نہیں ہے۔

ایک مطالعہ کا ذوق:

امریکی اسکولوں میں بچوں کو کتب بینی کا بہت ذوق پیدا کیا جاتا ہے ایک طالبہ جو درجہ گیارہ میں پڑھ رہی تھی، ہر روز ایک گھنٹے کے لئے محلہ کی پبلک لائبریری میں جاتی تھی کیونکہ اسے جن موضوعات پر مضامین تیار کرنا تھا اس کے لئے لائبریری کا سفر ضروری تھا پھر اس کو ہفتہ میں ایک دن کتابیں تقسیم (Issve) کرنے کا کام بھی دیا جاتا تھا تاکہ اس کی نظر لائبریری کی بہت سی کتابوں پر پڑ جائے وہاں ان تجربات کے ماکس میرٹ (Mrit) لانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

ذوق تجسس:

امریکہ میں چھوٹی سی عمر سے بچوں کو تفکر کا عادی بناتے ہیں ایک خاتون ٹیچر نے اسلامک سنٹر کے بچوں کے سامنے قرآن پاک کا یہ حکم رکھا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے، پھر بچوں سے کہا کہ تم خود بتاؤ کہ کیوں ڈرنا چاہئے، پھر بچوں سے کہا کہ تم خود بتاؤ کے کویں ڈرنا چاہئے، بچوں نے طرح طرح کے جوابات دیئے، مگر ایک بچے نے جواب دیا وہ قابل تحسین ہے کہ ''اس نے کہا کہ میں اپنے والدین سے اس لئے ڈرتا ہوں کہ اگر وہ ناراض ہو گئے تو مجھے چاکلیٹ لاکر کون دے گا، اور اللہ سے میں اس لئے ڈرتا ہوں کہ اگر اللہ ناراض ہو گئے تو یہ اچھی اچھی چیزیں جو مل رہی ہیں کون دے گا''۔

ایک بار انگلستان کی تعلیم یافتہ ایک خاتون نے کہا کہ ''میرا چار سالہ بچہ یہ کہتا ہے کہ اللہ کہاں ہے مجھے دکھائیے میں اسے کیا جواب دوں میری سمجھ میں نہیں آتا'' اس وقت مجھے علامہ

اقبال کا یہ شعر یاد آگیا

ماترا جوئیم و تر از دیدہ دور
نے غلط ماکو رد تو اندر حضور

تو میں نے بچے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ ''بیٹے! کیا تم اپنی ناک کو دیکھ رہے ہو؟'' جواب ملا نہیں پھر میں نے اسے ایک بہت دور کی جگہ کا اشارہ کر کے پوچھا ''کیا تم اسے دیکھ رہے ہو؟'' جواب ملا نہیں تو اب سمجھ لو میں نے کہا کہ اللہ تمہاری آنکھوں سے اتنے قریب ہیں کہ ان کو دیکھنا ناممکن ہے اور تم سے اتنی دور ہیں کہ اس دوری تک بھی تمہاری نظر نہیں دیکھ سکتی، اس لئے تم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے۔ مگر ہیں وہ تمہاری آنکھ میں موجود۔

ایک بار ہوسٹس میں میں ایک کتاب بلیک ہول(Black Hole) پر پڑھا تھا، میں نے لوگوں سے کہا کہ میں اس کا خلاصہ کرنا چاہتا ہوں، مگر وقت میرے پاس نہیں ہے، میرے قریب ایک بچہ کھڑا تھا جس نے درجہ ۵ کا امتحان دیا تھا اس نے فوراً کہا کہ میں اس کا خلاصہ تیار کر کے ابھی لاتا ہوں میں حیرت میں پڑ گیا، مگر واقعی ۱۵ ر منٹ میں اس نے ایک ٹائپ کیا ہوا کاغذ میرے سامنے رکھ دیا، یہ کاغذ اس وقت بھی میرے فائل میں موجود ہے، یہ خلاصہ تیار کرنے میں اس نے کمپیوٹر کا استعمال کیا اور فوراً میرے پاس لے آیا یہ بچہ ریاضیات (Maths) میں اتنا تیز ہے کہ درجہ چھ کا طالب علم ہونے کے باوجود اس کو اجازت دی گئی ہے کہ اس مضمون میں درجہ سات میں بیٹھے۔

اس طرح کی ٹیکنیک اور ترغیبات سے ہمارے بچے محروم ہیں۔

محنت کا جائزہ:

ترقی یافتہ مما لک میں ہر منصوبے یا محنت کا جائزہ لینا بہت ضروری سمجھتے ہیں تا کہ عمل کی خامیاں ابھر کر سامنے آجائیں، وہ لوگ ہر ذمہ دار شخص یا منصوبہ یا ادارہ کے کردار کا جائزہ وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں ہمارے یہاں جائزے کا خانہ خالی ہے اس لئے ہمیں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہماری محنت کا تاثر کیا ہے اور اخراجات کے تناسب میں نفع بخش ہوتی یا

نہیں، یہاں جو ڈھرا چل پڑا وہ چل پڑا، خلاء اور کھائیاں پر کرنے کا کوئی نظام نہیں ہے، قدیم روش پر اڑے رہنا ہمارا روایتی مزاج ہے۔

ایک تجربہ:

لائبیری کا ذوق کتب بینی کی طرف ایک اہم قدم ہے، مجھے یہ ذوق ورثہ میں ملا ہے میرے والد مرحوم اگر چہ پولیس کے ملازم تھے مگر ان کے پاس لائبریری بہت اچھی تھی اور بعض مکاتب کو ان کی تاکید تھی کہ جو بھی نئی کتاب اسلام یا سیرۃ پاک پر آئے وہ ان کے پاس بلا آرڈ کے بھیج دی جائے، اقبالیات کے بھی وہ بڑے شوقین تھے جب وہ سونے جاتے تھے تو مجھ کو بلا کر فرماتے تھے کہ کچھ مجھ پڑھ کر سناؤ تا کہ میں سو جاؤں، سیرۃ النبی (شبلی نعمانی) کے بیشتر حصے میں نے ان کو اس وقت پڑھ کر سنائے تھے جب میں اسکول کا طالب علم تھا، وہ ذوق اب بھی میرے ساتھ ہے، اور ایک چھوٹی سی لائبریری میرے گھر میں ہے میرے بیٹے اور بہوؤں کے پاس بھی الگ الگ لائبریری ہے۔

میں جب الہٰ آباد یونیورسٹی کے مسلم ہاسٹل میں مقیم تھا تو پہلے ہی سال میں لائبریرین چن لیا گیا میں نے لائبریری کی تنظم بڑے ذوق وشوق سے کی جھاڑ پونچھ سے لے کر کتابوں کی تقسیم تک ہر کام میں اپنے ہاتھ سے کرتا جب میرے سب ساتھی کھیل کے میدان میں ہوتے تو میں لائبریری میں پایا جاتا، میرے ذوق اور تنظیم کو دیکھ کر مولانا نامی (جو ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے) اتنا خوش ہوئے کہ انہوں نے چار سو کا عطیہ نئی کتابیں خریدنے کے لئے پیش کیا، اب وہاں ایک تنخواہ دار بزوقتی لائبریرین ہے اور اکثر لائبریری بند رہتی ہے۔

یہی ذوق میرے ساتھ اسلامیہ کالج گیا، وہاں میں نے لائبریری کی خوب توسیع کی سر عبدالرؤف سکشن اور سر شفاعت احمد خاں سکشن کے دو اہم ذخیروں کا اضافہ کیا، تاریخ کے سکشن میں مطالعہ کے لئے یونیورسٹی سے ریسرچ اسکالر آنے لگے، ہر کلاس کے بچوں کے ل ء/ الگ الگ سکشن تیار کئے ہفتے میں کم سے کم ایک دن ہر کلاس کے لئے لائبریری کا دن ہوتا تھا، بچوں کو کتاب کے بارے میں کچھ لکھنے کی بھی ترغیب دی جاتی تھی، اگر کچھ نہ لکھ سکیں تو

کتاب کا نام اور مصنف کا نام اپنے لائبریری کارڈ پر لکھ دیں بڑے بچے اخبار پڑھ کر روزانہ کی اہم خبریں پبلسٹی بورڈ پر لکھ دیا کرتے تھے۔

افسوس کہ ان کوششوں کی اب صرف یاد باقی رہ گئی۔

مولانا شبلیؒ کا انٹرویو:

ایم اے او کالج علی گڑھ میں اساتذہ کا تقرر ہو رہا تھا، مولانا شبلیؒ بھی انٹرویو کے لئے بلائے گئے، جب وہ وقت مقررہ پر پہنچے تو سرسید نے انہیں لائبریری میں بٹھادیا اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں، الماریوں تالے بند تھے، مگر شیشوں سے کتابیں نظر آرہی تھیں، شبلی صاحب ٹہل ٹہل کر کتابوں کا جائزہ لیتے رہے، سرسید گھوم پھر کر آئے تو فرمایا کہ ''اب آپ کا انٹرویو کل ہوگا'' دوسرے دن جب وہ تشریف لائے تو تالے کھلے ہوئے تھے اور وہ کتابیں نکال نکال کر دیکھ رہے تھے، پھر سرسید تشریف لائے تو فرمایا کہ اب آپ کا انٹرویو کل ہوگا، اس دن لائبریری میں ایک میز بھی لگی تھی اور لکھنے کا سامان بھی تھا، اب شبلی صاحب کتابیں دیکھ بھی رہے تھے اور لکھ بھی رہے تھے حسب معمول تھوڑی دیر کے بعد سرسید آئے اور فرمایا ''مولوی شبلی آپ کا انٹرویو ہوگیا اور آپ کالج کے استاد مقرر ہوگئے، اس سے معلوم ہوتا ہے سرسید کی نظر میں کتب بینی کی کیا عظمت تھی۔

آج جو اساتذہ مقرر ہوتے ہیں ان کی کتب بینی صرف سے زیادہ قریب ہوتی ہے، اسی لئے ان کا وقار نہیں ہے جو پرانے اساتذہ کا تھا، میرے انگریزی کے استاذ پروفیسر ادیب اردو فارسی اور سنسکرت پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔

بک شاپ کی سیر:

حضرت مولانا نے اس پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ کتابوں کی دوکانوں کی سیر ایک بڑے بامقصد تفریح ہے اس سے وسعت نظر اور ذوق مطالعہ کے علاوہ کبھی کبھی حیرت انگیز فوائد مرتب ہوتے ہیں، ایک مسلم طالب علم جس نے آئی اے ایس میں ٹاپ (Top) کیا تھا، اس کا قصدہ بہت دلچسپ ہے، یہ حضرت کتابوں کی دوکانوں کی سیر کے عادی تھے، انٹرویو

کے قریب جب دوکان کا دور کر رہے تھے تو ایک جدید ترین کتاب پر نظر پڑی اس کو انہوں نے دلچسپی سے دیکھا اور اس کا بغور جائزہ لیا، اتفاق سے ممتحن صاحب بی اسے دیکھ گئے تھے، اور اسی پر انہوں نے اپنے بہت سے سوالات مرتب کر لئے تھے، ہر امیدوار سے اسی پر سوال کرتے تھے جواب نہیں ملتا تھا، لیکن جب یہ پہنچے تو اس کے ہر سوال کا جواب آسانی دے دیتے رہے اس لئے انہوں بہت اونچا اسکور کیا اور اول آگئے۔

مگر ایک افسوس کی بات یہ ہے کہ عربی اور اردو کتابوں کی دوکانیں اس طرح ترتیب نہیں دی جائیں کہ لوگ گھوم پھر کر کتابیں دیکھ سکیں، خواہ انہیں کوئی کتاب خریدنا نہ ہو، لیکن انگریزی بک اسٹال ہندوستان میں بھی ایسے ہیں کہ لوگ وہاں تفریحاً جاسکتے ہیں، اور جاتے ہیں۔

درسیات اور عمل:

آج کل انگلستان اور امریکہ میں درسیات کو عمل سے جوڑنے کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے ورجینیا میں نیا نصاب تعلیم پبلک کے مشورے کے لئے پیش ہوا چھ سو مرد اور عورتوں نے نصاب پر رائے زنی کی مجلس میں حصہ لیا، عام مشورہ یہ تھا کہ عمل پر میادہ زور دیا جائے، ایک ماں نے بگڑ کر کہا ورجینیا کے اعلیٰ عہدہ داروں کے نام بتا کر کیا کرو گے پہلے بچوں کو لائن سے کھڑا ہونا سکھاؤ، انگلستان میں سے تعلیمی کیبول (Capsule) تیار کئے گئے ہیں جو بچوں کو عملی ترجیحات کی طرف موڑتے ہیں اور بچوں کو اپنی دلچسپی کے مضامین خود چننے کا موقع دیا گیا ہے، امریکہ میں درسیات کے باہر بچے بہت سے کام کرتے ہیں مثلاً حمینڈ میں ایک طالبہ کو ہر ہفتے ایک ضعیفہ یہودن کی خدمت کے لئے جانا پڑتا تھا، اور ہیوس میں ایک طالب علم کو ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ہفتہ ہفتہ جانا پڑتا تھا، ایک چھوٹا بچہ (عمر دس یا بارہ سال) اس کو ایک سر ٹیفکیٹ انسداد منشیات کی مہم میں حصہ لینے کے لئے ملا تھا ہونہار بچے اپنا فاضل کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے چھٹیوں میں قومی خدمات کرتے رہتے ہیں، اس سے ان کا اسکور بڑھتا ہے، ہمارے یہاں ایسی کوئی ترغیب نہیں ہے دعوتی عمل کے

لئے حسن اخلاق کو ذریعہ بنانا درسیات کا بوجھ گھٹانے اور سلسلہ گفتار مختصر کرنے کے لئے ضروری ہے۔

درسیات اور تجسس:

قومی معیار تعلیم کی ایک حالیہ کانفرنس میں جو واشنگٹن میں منعقد ہوئی تھی ''نیشنل ریسرچ کونسل کے چیئرمین اس پر زور دے رہے تھے کہ نہ صرف سیکھنا اور مشق کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ طلباء میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت بھی ہونا چاہئے، اس صلاحیت کو حاصل کرنے کے لئے راہ تجسس سے گذرنا ضروری ہوگا تاکہ طلباء صرف الفاظ اور اصطلاحات کے الٹ پھیر میں گم نہ ہو جائیں بلکہ تفکر اور تدبر کی طرف مائل ہوں''۔

ہماری ویب سائٹ پر مجلّہ کا مفت مطالعہ کریں

www.auicks.org

ویب سائٹ پر ''میرج بیورو'' کے نام سے نیا شعبہ قائم کیا جارہا ہے اساتذہ کرام خود اپنے یا متعلقین کے رشتوں کے لئے مقررہ فارم کے اندراجات مکمل کرنے کے بعد امیدوار کا اصلی یا فرضی نام مع جملہ کوائف ویب سائٹ پر جاری کردیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے ملک یا بیرون ممالک سے پیش کردہ پتہ پر رجوع کرکے باہمی امور طے کرلیں گے۔

مزید معلومات کے لئے

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ)

صدر انجمن: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پتہ: مکان نمبر 162 سیکٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کراچی، فون: 021-6659703